لینن Vladimir Ilyich Ulyanov 1870-1924ء(54)

معمولی حکومتی ملازم Serf کا بیٹا، بار بار جلاوطن اور اشتراکیت کیلئے انتھک جدوجہد کرنے والا، کتانوں کا مصنف، پست قد گنجان داڑھی اور گنجا سا نوجوان جو ایک غریب یا متوسط طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔ اپنی محنت وذہانت کی بنیاد پر دنیا کی عظیم سلطنت کا حکمران Premier/ Prime Minister of the Soviet Union بن گیا۔ جسک افکار ونظریات نے وسیع تر اثرات مرتب کئے۔ اور دنیا میں کسی بڑے انسانی و تاریخی کارنامے کی انجام دہی کے لیے دولت کے محتاج نہ ہونے کی بھی دلیل کو سچ ثابت کر گیا۔

لینن کا اصل نام ولادیمیر ایلیچ اولیانوف Vladimir Ilyich Ulyanov تھا۔ وہ 22 اپریل 1870ء کو سمبرسکی Simbirsk جو لینن ہی کی مناسبت سے اولیانوسکی Ulyanovsk کے نام سے جانا جاتے ہے۔ یہ دریائے والگا Volga River کے کنارے اور ماسکو کے مشرق میں واقع ہے۔ لینن کی دو بہنیں اور چار بھائی تھے۔ باپ الیا نیکولیوچ اولیانوف Ilya Nikolayevich Ulyanov ایک معمولی سرکاری ملازم تھا۔ صوبائی حکومت میں ابتدائی تعلیم کے مدارس کا نگران Inspector تھا۔ اسکی ماں ماریا الیکسانڈرونا اولیانوف Maria Alexandrovna Ulyanova سادہ عام سی گھریلو خاتون تھی۔ وہ اپنے خاوند کی ملازمت اور حکومتی کارندوں کو پسند نہیں کرتی تھی۔ مگر وہ اپنی ملازمت کے تحفظ کے کیلئے اپنے بالائی افسران کو رشوت دینے اور انکی ان کی خوش آمد کرنے پر مجبور تھا۔ وہ کثیر العیالی کے باعث تنگدستی کے ایام گزارنے پر مجبور تھا۔ اسے دوسرے لوگوں پر محض اسکے علاوہ اور کوئی برتری نہ تھی کہ وہ سرکاری ملازم تھا۔ اس کے حکومتی کارندوں سے جان پہچان کیوجہ سے نسبتاً زیادہ رسائی تھی۔ اس کا بھائی الیگزینڈر Aleksandr Ulyanov انقلابی مزاج کا حامل سرگرم اشتراکی تھا۔ مارچ 1887ء میں اسے اور اسکی بہن آنا اولیانوف Anna Ulyanova کو زار روس Russian Empire's Tsarist regime کے اہم افسر کو قتل کی سازش کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

زار حکومت اس وقت توڑ پھوڑ کا شکار تھی۔ جو ظلم و جبر پر مبنی نظا تھا۔ لوگوں کی زندگیاں اجیرن تھیں۔ اور اس نظام میں قانون، انصاف اور انسانیت کی مطلق کوئی گنجائش نہیں تھی۔ الیگزینڈر اگر بے قصور بھی ہوتا، تب بھی ممکن ہے حکومت اپنے غیر محفوظ ہونے کے خوف کے پسِ منظر میں اسے کبھی رہا کرنے پر آمادہ نہ ہوتی۔ بالآخر اسی سال موسم بہار میں اسے پھانسی دے دی گئی۔ جس کا لینن کی زندگی پر بڑا اثر ہوا۔ وہ آتش انتقام سے بھڑک اٹھا۔ اسکی زندگی کی ترجیحات اور شب وروز کی سرگرمیاں بدل چکی تھیں۔ اس نے قازان یونیورسٹی سے میٹرک پاس کر کے قانون میں داخلہ لے لیا۔ مگر اپنے کٹڑ اشترکی نظریات اور اسی تناظر کی سرگرموں کے اظہار سے خود کو باز نہ رکھ سکا۔ جس کا پولیس اور یونیورسٹی انتظامیہ کو بھی بخوبی اندازہ تھا۔ اپنی مشکوک سرگرمیوں اور حکومت مخالف نظریات کی بدولت اسے یونیورسٹی سے خارج کر دیا گیا۔ اسی دوران اسکے باپ پر فالج کا حملہ ہوا اور وہ کچھ عرصہ بعد مر گیا۔ انہی دنوں لینن

اپنے استاد کی بیٹی نہلین Nadezhda Krupskaya(married 1898–1924) کی محبت میں گرفتار ہوگیا وہ پیار سے اسے "لینا" کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔ اپنی زندگی کے اس عشق کو لینن کبھی فراموش نہ کرسکا۔ اس نے اسے بھائی کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے قائل کرنا چاہا، جسکے کے لیے وہ ہرگز راضی نہ تھی۔ رفتہ رفتہ انکے میلانات واحساسات بدل گئے اور انکے درمیان نظریات وافکار کی دیواریں مضبوط تر ہوتی گئیں۔ بالآخر ایک موقع پر وہ ہمیشہ کے لیے الگ ہوگئے۔ "لینا" نے اسکی محبت سے آزاد ہوکر خود کو قوم ووطن اور عظیم تر نوع انسانی کی محبت سے سرشار کرلیا۔ بعض لوگ لینن کے اپنے اصل نام ولادیمیر الیچ اولیانوف سے ہٹ کر لے کر لینن کا نام اختیار کرنے کو اسکی "لینا" سے کبھی بھلا نہ سکنے والی محبت ہی کا تسلسل تصور کرتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ اسے اپنے مقتول بھائی کی نسبت قیاس کرتے ہیں۔

یونیورسٹی سے اخراج کے بعد اس نے پرائیویٹ امتحان دینے کی اجازت چاہی۔ جو پولیس کے راضی نہ ہونے کے باعث منظور نہ ہوسکی۔ بالآخر 1891ء میں اسے اجازت مل گئی۔ اس نے امتحان کیلئے پیٹرزمبرگ یونیورسٹی Saint Petersburg University کا انتخاب کیا۔ جہاں سے اسنے قانون کی سند حاصل کی تھی۔ اس نے "سمارا" samara شہر میں بیرسٹر کے مددگار کی حثیت سے پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز کیا۔ 1893ء میں اسے بیرسٹری کا پروانہ مل گیا۔ مگر انہیں دنوں اس نے اپنے پیشے کو خیرآباد کہہ اپنی زندگی کے اصل پیشہ اور نصب العین کی طرف لوٹ آیا۔ لینن پست قد کا داڑھی والا اور گنجا سا نوجوان تھا۔ مارکسزم کا دل وجان سے حامی تھا۔ ٹاسٹائی کی کتابوں کا عمیق مطالعہ کرتا رہتا تھا۔ خصوصاً اسکی کتاب "جنگ اور امن" سے متاثر تھا۔

لینن کو حکومت مخالف سرگرمیوں کی پاداش 1895 میں گرفتار کرکے 14 ماہ کیلئے جیل بھیج دیا گیا۔ پھر اسے سائبریا Shushenskoye کے بیابانوں میں تین سال کیلئے جلاوطن کردیا گیا۔ جہاں اس نے نیڈیڈا رسکیا Nadezhda Krupskaya سے شادی کرلی۔ اسکی انقلابی بیوی نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ جس سے وہ کسی بھی مرحلہ پر مایوس نہ ہوا۔ ان دنوں اس نے اپنی معروف کتاب "روس میں سرمایہ کاری کا فروغ" تحریر کی۔ یہاں سے وہ برسلز فرار ہوگیا۔ جہاں سے اس نے لندن اور لندن کا بھی دورہ کیا۔ اور 1905ء میں واپس روس آگیا۔ جہاں سے اسے دوبارہ جلاوطن کردیا گیا۔ مگر اس نے ہمت نہیں ہاری۔ مسلسل 17 سال تک پیشہ ورانہ انقلابی کی طرح انتھک جدوجہد کی۔ بالآخر زار نظام حکومت ٹوٹ پھوٹ کر منتشر ہونے لگا۔ جنگ عظیم اول زار نظام حکومت کی گرتی دیوار کیلئے آخری دھکا ثابت ہوئی۔ مارچ 1917ء میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا، اور عارضی اور کمزور سی حکومت قائم ہوگئی۔ لینن نے یہ موقع غنیمت جانا اور سماجی جمہوری تنظیم Russian Social Democratic Labour Party (Bolsheviks) کے اراکین ورفقاء کو اقتدار پر قابض ہونے کیلئے راضی کیا۔ اور جرمن حکام کی پشت پناہی میں جولائی 17ء میں انقلاب برپا کرنیکی کوشش کی، جو ناکام ہوگئی۔ مگر وہ مایوس نہ ہوا۔ دوبارہ کوشش کی اور اسی سال اکتوبر میں جب وہ فن لینڈ سے پیٹسمبرگ کی ٹرین پر سوار تھا تو تصور بھی نہ کرتا تھا کہ لوگ اسے سرآنکھوں پر بٹھائیں گے۔ گھنی داڑی سر پر ٹوپی رکھے اور میلے سے کپڑوں میں ملبوس لینن کا شاندار استقبال کیا گیا اور وہ USSR کا پہلا حکمران Chairman of the Council of People's Commissars of the Soviet Union (Premier of the Soviet Union) بن گیا۔ اور 30 December 1922 – 21 January 1924 کے دوران یک ایسے حکومتی وسیاسی نظام کی بنیاد رکھی جس نے آگے چل کر پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ممکن ہے اسے اسکے عمیق اور وسیع تر اثرات کی توقع نہ ہو۔ اور اپنی دانست میں بنی نوع انسان کی تباہی وغارت گری کی خواہش نہ کی ہو۔ اور اپنی قوم کو ظلم واستبدار سے نجات دلانے کی شعوری جدوجہد کی ہو۔ مگر بحرحال ہم دنیا کی ایک کثیر آبادی کی سیاسی وسماجی اور انفرادی واجتماعی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات سے اسے بے تعلق نہیں کرسکتے۔ کروڑوں انسانوں کی موت سے بری الذمہ نہیں کرسکتے۔ وہ اپنے پانچ سالہ دور اقتدار کے تحفظ اور وسعت کے لئے ہونے والی تباہی وغارتگری کا یکساں حصہ دار ہے۔ اس نے مشرقی یورپی ممالک، ترکمانستان، چیچنیا، جارجیا، تاجکستان، آزربائیجان، کرغیستان اور ترکستان پر براہ راست، اور دنیا کے کئی دوسرے ممالک پر بالواسطہ کسی بھی سطح کی جنگیں مسلط کرنے کا ذمہ دار ہے۔ جس میں اگرچہ اس نے بظاہر کوئی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ اکثر پرتشدد اور انسانیت سوز حادثات اس کی موت کے بعد واقع ہوئے

۔لیکن پھر بھی اس کی بنیاد اسی نے فراہم کی ۔ اسکے نظریات وافکاران تحاریک کی منصوبہ بندی اور حکومت واقتدار کے خدوخال تعمیر کرنے میں کام آئے ۔ چنانچہ اسکے بنے تانوں بانوں کے ناگزیر نتائج پوری انسانیت کو سہنا پڑے ۔ اس کو ہم ایسے ہی تصور کرتے ہیں، جیسے مقدونیہ کے بادشاہ فلپس دوم نے اپنے دور میں کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام نہیں دیا۔ مگر اپنے نوجوان بیٹے سکندرِاعظم کے لیے دنیا میں کچھ کرنے کا ایک موقع ضرور فراہم کر گیا۔ ممکن ہے ایسے مواقع اور بھی کئی سپہ سالاروں کو میسر آئے ہوں ۔ مگر سکندراعظم نے اپنی دانشمندانہ پالیسیوں اور عسکری صلاحیتوں سے اس موقع کا بھرپور استعمال کر کے دنیا کے قابل ذکر حصے کو فتح کرلیا۔ یا پھر جیسے ہم قائداعظم کو بانی پاکستان کہہ اپنے ملک کے بننے کا تمام تر (Credit) بابائے قوم کو دیتے ہیں۔ مگر اس کے پس پردہ مصور پاکستان علامہ اقبال کی شخصیت دھندلائی سی محسوس ہوتی ہے ۔ حلانکہ مسلمانان برصغیر کے الگ ملک کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا۔ انہوں ہی نے قائداعظم کو بطور راہنما منتخب کیا تھا۔ بلکہ ایک موقع پر جب وہ ناراض ہو کر انگلستان چلے گئے، تو علامہ اقبال ہی انہیں منا کر واپس لائے تھے۔ اسی طرح پوری دنیا پر ایک تہائی صدی تک مسلط رہنے کی خون شام اندھیری رات اور غارت گری میں اسکی بنیادیں تعمیر کرنے والے لینن کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جس نے فکر وفلسفہ کو عملی شکل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

لینن کو کچھ لوگ سفاک نہیں کہنا چاہتے مگر صرف اس کا مزاج کو تحکمانہ سمجھتے ہیں ۔ وہ اسکے نظام میں ابتدائی ایام کے علاوہ باقی دور کو نسبتاً پرامن سمجھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اس کے دور اقتدار میں لاکھوں بے قصور انسانوں کا قتل ہوا۔ لینن اپنی زندگی کی اس طویل اور مسلسل جدوجہد کے بعد بہت تھک چکا تھا۔ وہ مسلسل ذہنی وجسمانی دباؤ کا شکار تھا۔ اعصابی تناؤ سے اسکی صحت خراب رہنے لگی ۔ 1923 میں وہ معمولی زخمی ہوا اور اکثر بیمار رہنے لگا۔ باالآخر January 21, 1924 کو 53 سال کی عمر ماسکو کے قریب، گورکی Gorki, Leninsky District, Moscow Oblast, کے مقام پر فوت ہوگیا۔ اسکی موت کے بعد اس کی لاش کو حنوط کر کے ماسکو کے عجائب گھر میں عام نمائش کے لیے رکھ دیا گیا۔ لینن کے تمام تر جرائم کے باوجود ہم اس کے دنیا کے غریب یا متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہوئے اپنے وسیع تر اثرات چھوڑ جانے کے پہلو کو نظرانداز نہیں کر سکتے ۔ جو ہمارے نقطہ نظر کہ کسی بھی بڑے انسانی وتاریخی کارنامے کی انجام دہی کے لیے دولت کے محتاج نہ ہونے کی بھی دلیل ہے۔

References

Felshtinsky, Yuri (2010). Lenin and His Comrades: The Bolsheviks Take Over Russia 1917-1924. New York: Enigma Books. ISBN 978-1-929631-95-7.

Gellately, Robert (2007). Lenin, Stalin, and Hitler: The Age of Social Catastrophe. New York: Knopf. ISBN 978-1-4000-3213-6.

Gooding, John (2001). Socialism in Russia: Lenin and His Legacy, 1890-1991. Basingstoke, England: Palgrave Macmillan. doi:10.1057/9781403913876

Lih, Lars T. (2008) [2006]. Lenin Rediscovered: What is to be Done? in Context. Chicago: Haymarket Books. ISBN 978-1-931859-58-5.

Nimtz, August H. (2014). Lenin's Electoral Strategy from 1907 to the October Revolution of 1917: The Ballot, the Streets-or Both. New York: Palgrave Macmillan. ISBN 978-1-137-39377-7.

Pannekoek, Anton (1938). Lenin as Philosopher. Retrieved 16 August 2016.

Ryan, James (2007). "Lenin's The State and Revolution and Soviet State Violence: A Textual Analysis". Revolutionary Russia. 20 (2): 151-172. doi:10.1080/09546540701633452.

Service, Robert (1985). Lenin: A Political Life - Volume One: The Strengths of Contradiction. Indiana University Press. ISBN 978-0-253-33324-7.